Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

روز بروز

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۶/۶۱	۲۱ محرم ۱۳۹۲ھ ۸ امان ۱۳۵۱ ہش ۸ مارچ ۱۹۷۲ء	نمبر ۵۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۷ امان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۶ امان کی رپورٹ منظہر ہے کہ :-

حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ۔

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے التزام کے ساتھ دُعائیں جاری رکھیں ۔

ربوہ ۔ ۷ امان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع منظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب توجہ کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے ۔ آمین ؕ

ناظم انصار اللہ ضلع راولپنڈی کا تقرر

صدر محترم مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے مکرم میجر سید مقبول احمد صاحب کو ایک سال کے لئے ناظم مجالس انصار اللہ ضلع راولپنڈی مقرر فرمایا ہے ضلع راولپنڈی کی تمام مجالس سے درخواست ہے کہ وہ ناظم صاحب سے پوری طرح تعاون فرمائیں۔

قائد عمومی مجلس انصار اللہ

نماز باجماعت

"(انصار اللہ کی) تنظیم کے ذریعہ علاوہ اور کاموں کے اس امر کی بھی نگرانی رکھی جائے گی کہ کوئی شخص ایسا نہ ہو جو مسجد میں نماز باجماعت پڑھنے کا پابند نہ ہو ۔ سوائے ان زمینداروں کے جنہیں کام کے لئے باہر جانا پڑتا ہے ۔ گو ایسے لوگوں کے لئے بھی میرے نزدیک کوئی نہ کوئی ایسا انتظام ضرور ہونا چاہیئے ۔ جس کے ماتحت وہ اپنی قریب ترین مسجد میں نماز باجماعت پڑھ سکیں ۔"

(حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ)

قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومن کے لئے مصائب عارضی ہوتے ہیں اور پھر اُنکے لئے رحمت کے چشمے جاری ہو جاتے ہیں

وہ ابتلاؤں پر صبر کرتے ہیں اور پھر خُدا سے بے حساب اجر پاتے ہیں

"تم مومن ہونے کی حالت میں ابتلاء کو بُرا نہ جانو ۔ بُرا وہی جانے گا جو مومن کامل نہیں ہے ۔ قرآن شریف فرماتا ہے وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَ بَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۝ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم کبھی تم کو مال سے یا جان سے یا اولاد یا کھیتوں وغیرہ کے نقصان سے آزمایا کریں گے مگر جو ایسے وقتوں میں صبر کرتے اور شاکر رہتے ہیں ان لوگوں کو بشارت دو کہ ان کے واسطے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کشادہ ہوں گے اور ان پر خدا کی برکتیں ہوں گی جو ایسے وقتوں میں کہتے ہیں ، اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۔ یعنی ہم اور ہماری کل اشیاء یہ سب خدا کی طرف سے ہیں اور پھر آخر کار ان کا لوٹنا خدا ہی کی طرف ہے ۔ کسی قسم کے نقصان کا غم ان کے دل کو نہیں کھاتا اور وہ لوگ مقام رضا میں بود و باش رکھتے ہیں ۔ ایسے لوگ صابر ہوتے ہیں اور صابروں کے واسطے خدا تعالیٰ نے بے حساب اجر رکھے ہوئے ہیں ۔ . . . .

مومن کے واسطے مصائب ہمیشہ نہیں رہتے اور نہ لمبے ہوتے ہیں بلکہ اس کے واسطے رحمت ، محبت اور لذت کا چشمہ جاری کیا جاتا ہے ۔ عاشق لوگ عشق کے غلبہ کے وقتوں اور اس کے دردوں میں ہی لذت پاتے ہیں ۔ یہ باتیں گو ایک خشک محض انسان کے لئے سمجھانی مشکل ہیں ، مگر جنہوں نے اِس راہ میں قدم مارا ہے وہ ان کو خُوب جانتے ہیں ۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۶۸ تا ۲۰۰)

قرآن مجید مع انگریزی ترجمہ کی اشاعت

احباب جماعت توجہ کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت قرآن مجید مع انگریزی ترجمہ پاکٹ سائز و حمائل سائز بیس بیس ہزار کی تعداد میں طبع کرایا گیا ہے ۔ آفسٹ پیپر پر نہایت عمدہ طباعت اور اعلیٰ درجہ کا مجلد ہے ۔ ان تمام خوبیوں کے ساتھ اس کا ہدیہ صرف اصل لاگت جتنا ہی رکھا گیا ہے ۔ تا احباب خود بھی خریدیں اور کثرت سے اس کی اشاعت کریں ۔

اس وقت تک متعدد جماعتوں نے قرآن مجید منگوا کر اپنے مراکز میں رکھوایا ہے ۔ دیگر امراء صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ قرآن مجید منگوا کر مراکز میں رکھیں ۔ تا احباب جماعت کو خریدنے میں آسانی ہو ۔ اسی طرح جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ قرآن مجید کی اشاعت کی طرف پوری توجہ فرماویں ۔ تاکہ جس غرض کے ماتحت قرآن مجید طبع کروایا گیا ہے وہ پوری ہو سکے ۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۷ر امان ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی اور کامل پیروی کی اوّل شرط

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُن تمام لوگوں کو جو آپ کی حقیقی اور کامل پیروی کرنے والے ہیں ایک بہت ہی عظیم الشان بشارت سے نوازا ہے۔ وہ بشارت یہ ہے کہ آپ نے ان کے متعلق فرمایا ہے کہ ایسے تمام لوگ میرے رُوحانی گھر میں داخل ہیں۔ آپ کے روحانی گھر میں داخل ہونا ایک بہت بڑے انعام اور فضل پر دلالت کرتا ہے۔ وہ انعام اور وہ فضل یہ ہے کہ ایسے خوش نصیب متبعین اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ کے خدائی وعدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ کی خاص حفاظت میں اور براہ راست اس کی امان کے نیچے آجاتے ہیں وہ ہر قسم کے خطرات اور مصائب و آفات سے محفوظ و مامون ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام حقیقی اور کامل پیروی کرنے والوں کو اس عظیم الشان بشارت سے نوازنے اور اس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے بیش بہا انعام اور فضلِ بے پایاں سے آگاہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"واضح رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو۔ پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ کے کلام میں یہ وعدہ ہے "اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ" یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے مَیں اُس کو بچاؤں گا۔ اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئیے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اِس خاک و خشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔" (کشتی نوح)

پوری پوری یعنی حقیقی اور کامل پیروی کی حضور علیہ السلام نے بعض شرائط بیان فرمائی ہیں۔ ان میں سے سب سے پہلی اور اوّل شرط یہ ہے کہ انسان کامل قدرتوں والے خدائے واحد و یگانہ پر ایمان لائے اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اپنے کُل تعلقات پر اُس کو مقدم رکھتے ہوئے اس کی راہ میں صدق و وفا دکھلائے اور اپنی ہستی پر پُورا پُورا انقلاب وارد کر کے اپنے وجود میں اس نئی تبدیلی کو خوارق کی حد تک پہنچائے تا خدا تعالیٰ بھی اُس کی خاطر خوارق اور معجزات ظاہر فرمائے اور اسے اپنی حفاظت میں لے لے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام اس حقیقی اور کامل پیروی کی پہلی اور اوّل شرط کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"پیروی کرنے کے لئے یہ باتیں ہیں کہ وہ یقین کریں کہ ان کا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے، نہ وہ کسی کا بیٹا ہے نہ اس کا کوئی بیٹا ہے، وہ دُکھ اُٹھانے اور صلیب پر چڑھنے اور مرنے سے پاک ہے۔ وہ ایسا ہے کہ باوجود دُور ہونے کے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے وہ دُور ہے اور باوجود ایک ہونے کے اس کی تجلّیات الگ الگ ہیں۔ انسان کی طرف سے جب ایک نئے رنگ کی تبدیلی ظہور میں آوے تو اُس کے لئے وہ ایک نیا خدا بن جاتا ہے اور ایک نئی تجلّی کے ساتھ اُس سے معاملہ کرتا ہے اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خدا میں بھی تبدیلی دیکھتا ہے مگر یہ نہیں کہ خدا میں کچھ تغیر آجاتا ہے بلکہ وہ ازل سے غیر متغیر اور کمال تام رکھتا ہے لیکن انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی کی طرف انسان کے تغیر ہوتے ہیں تو خدا بھی ایک نئی تجلّی سے اُس پر ظاہر ہوتا ہے اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کے وقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلّی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔ وہ خارق عادت قدرت اسی جگہ دکھلاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔ خوارق اور معجزات کی یہی جڑ ہے۔ یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے۔ اس پر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اپنے کُل تعلقات پر اُسی کو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اُس کی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ۔ دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اُس کو مقدم نہیں رکھتی مگر تم اُس کو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اُس کی جماعت لکھے جاؤ۔" (کشتی نوح)

نیز حضور علیہ السلام نے قادر و قیوم اور خالق الکل خدا پر ایمان لانے اور اس ایمان کے زیر اثر اپنے احساسات و جذبات اور اپنے اعمال و کردار کو خارق عادت تبدیلی سے ہمکنار کرنے اور اپنے نفس اور اپنے آراموں اور اپنے کُل تعلقات پر خدا کو مقدم رکھنے کی تلقین کرنے کے علاوہ اس کے ایک لازمی اور ناگزیر تقاضہ پر بھی روشنی ڈالی ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان اپنی رضاء کو چھوڑ کر خدا کی رضا کو ہر بات پر مقدم کر لے اور قضاء و قدر پر بکلّی راضی ہو جائے اور اس راہ میں اگر مصائب بھی اُٹھانے پڑیں تو خوشی سے انہیں اُٹھائے اور ان میں ایک خاص لذت محسوس کرے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ اپنے ایسے بندوں کے لئے رحمت کے نشان ظاہر کرے گا۔ چنانچہ حضور حقیقی ایمان باللہ کے اس لازمی تقاضہ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے مگر تم اس حالت میں اس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں کچھ جُدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہش اس کی خواہشیں ہو جائیں اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مراد یابی اور نامرادی میں اُس کے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہوگا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے۔ کیا کوئی تم میں ہے جو اس پر عمل کرے اور اسکی رضا کا طالب ہو جائے اور اسکی قضاء و قدر پر ناراض نہ ہو۔ سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے۔" (کشتی نوح)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رُوحانی گھر میں داخل ہونے اور اس طرح خدا تعالیٰ کی حفاظت اور اسکی امان کے نیچے آنے کی سب سے پہلی اور اوّل شرط یہ ہے کہ ہم اپنے قادر و قیوم اور خالق الکل خدا پر ایمان لائیں اور وہ ایمان لانا ایسا ہو کہ ہم اسے اپنے نفسوں اور اپنے آراموں اور اپنے کل تعلقات پر مقدم کر لیں اور اس ایمان کے زیر اثر خارق عادت تبدیلی اپنے احساسات و جذبات اور اپنے اعمال و کردار میں پیدا کریں اور ہمیشہ اس کی رضا پر راضی رہیں اور مراد یابی اور نامرادی ہر حالت میں اسکے آستانہ پر جھکا رہنا ہماری عادت ہو۔ اگر ہم اس رنگ میں ایمان باللہ اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنے والے بن جاتے ہیں تو پھر یقیناً ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روحانی گھر میں داخل اور اس بات کے امیدوار ہیں کہ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ کا خدائی وعدہ ہمارے حق میں پورا ہو۔ بصورت دیگر یہ توقع رکھنا محض نادانی ہے۔

شیطان کی مداخلت سے بچنے کی تلقین

نماز میں صفوں کا سیدھا رکھنا اور کندھے سے کندھا ملا کر کھڑا ہونا کیوں ضروری ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ایک خاص وجہ بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ "صفوں کو سیدھا رکھو، کندھوں کو ملاؤ، درمیانی فاصلہ بند کرو اور اپنے بھائیوں کے پہلوؤں کے لئے نرم ہو جاؤ۔ **شیطان کے لئے درمیان میں خالی جگہ نہ رہنے دو** اور جس نے مل کر صف باندھی اللہ تعالیٰ اُس کو ملائے اور جس نے صف توڑی اللہ تعالیٰ اس کو توڑے۔" (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ)

اس سے ظاہر ہے کہ صفوں کے درمیان خالی جگہ چھوڑنے سے شیطان اس میں آداخل ہوتا ہے اور اس کے آداخل ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ مومنوں کے درمیان افتراق کا بیج بونے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

نماز کی صفوں میں ایک خاص احتیاط

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں نماز میں صفوں کو سیدھا رکھنے اور کندھے سے کندھا ملانے کی تلقین فرمائی ہے وہاں ایک اور احتیاط کو ملحوظ رکھنے کی بھی ہدایت فرمائی ہے۔ چنانچہ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نماز کی صفوں کو سیدھا کرنے کیلئے ہمارے کندھوں پر ہاتھ رکھتے اور فرماتے صفیں سیدھی بناؤ اور آگے پیچھے نہ ہو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف بھر جائے گا۔ **میرے قریب زیادہ علم والے سمجھدار لوگ کھڑے ہوں، پھر وہ لوگ جو (مرتبہ میں) اُنکے قریب ہوں، پھر وہ لوگ جو اُن سے قریب ہوں۔**" (مسلم کتاب الصلوٰۃ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ ۱۳۴۹ ہش کے موقع پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خواتین سے روح پرور خطاب

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورت کے محسن کی حیثیت میں دنیا میں مبعوث ہوئے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو روح پرور خطاب خواتین کے جلسہ سالانہ ۱۳۴۹ ہش (۱۹۷۰ء) میں مورخہ ۲۷ر فتح بمطابق ۲۷ر دسمبر ۱۱½ بجے قبل دوپہر فرمایا اس کا مکمل متن درج ذیل ہے۔ اللہ بخش شاہد رکن شعبہ زود نویسی۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے سورۃ توبہ کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔

قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ وَ اَبْنَآؤُکُمْ وَ اِخْوَانُکُمْ وَ اَزْوَاجُکُمْ وَ عَشِیْرَتُکُمْ وَ اَمْوَالُ اِۨقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ۔ (توبہ: ۲۴)

پھر فرمایا:۔

عورت کی ایک تصویر

عورت کی ایک تصویر تو ان کی آنکھوں میں وہ تھی (جس تصویر کو آپ نے ابھی ایک نظم[1] کی صورت میں (جو ابھی پڑھی گئی ہے) دیکھا اور سنا) مرد کی دستکاری ہوئی۔ انسانیت اس کی طرف جھکتی بھی تھی اور اس سے بیزار بھی تھی۔ مذہب اس کی حفاظت کے لئے عملاً تیار نہ تھا۔ بتوں پر اکثر وہی قربان بھی کی جاتی تھی۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم احسان

پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عورت کے لئے ایک محسن کی حیثیت میں دنیا کی طرف مبعوث ہوئے اور اس بھدی اور بدصورت اور بھیانک شکل اور تصویر کو بدل دیا اور اس فریم میں سے اس کو نکال کر باہر پھینکا، جہاں وہ جڑی ہوئی تھی اور اس کی جگہ خدا کی پیدا کردہ عورت کو اس شکل میں جس میں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا تھا۔ ایک نئی شکل میں رکھا اور فریم کیا۔

جو آیت میں نے ابھی تلاوت کی ہے اس میں وہ عورت جس نے اپنے پیدا کرنے والے رب سے پیار کیا اور جس نے اپنے ربّ کریم کے پیار کو حاصل کیا، اُس کی تصویر بیان ہوئی ہے اور مختلف زاویوں سے جب ہم دیکھتے ہیں تو ہر زاویہ سے ہمیں وہ اللہ کی نگاہ میں حسین اور اس کی محبوب نظر آتی ہے۔ اگر وہ اپنی پاکیزگی سے خود کو ایسا ثابت کرے۔

عورت کے دل میں محبت الٰہیہ کا جذبہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عورت کے دل میں بھی اور اس کی فطرت میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کو پیدا کیا ہے اور اسلام کے ذریعہ یہ محبت شعلہ زن ہوگی اور ہر دوسری چیز کو جلا کر رکھ دے گی۔ باپ کو خدا اور محمدؐ کے مقابلہ میں کچھ نہ سمجھا جائے گا اس مقدس عورت کے نزدیک بھائی کو پیار بعد میں ملے گا، اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیار پہلے ملے گا۔ خاوند کی ذمہ داریاں ادا کرتے ہوئے بھی اُن ذمہ داریوں کو نہیں بھلایا جائے گا جو اللہ اور اس کے رسول نے خدا کی محبوبہ پر عاید کی ہیں۔ بیٹوں سے پیار کوئی قیمت نہیں رکھے گا۔ اگر ان کی قربانی کی ضرورت پڑے گی تو خدا اور اس کے رسولؐ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے بچوں کو قربان کر دیا جائے گا۔ مال و دولت سے دنیا محبت کرتی ہے۔ لیکن خدا نے عورت کو جس فطرت صحیحہ پر مرد کے پہلو بہ پہلو پیدا کیا اور کھڑا کیا ہے وہ فطرت جب روشن ہوگی اور منور ہوگی تو مال و دولت کو اپنے پاؤں کی ٹھوکر سے پرے کر دے گی اور خدا اور رسولؐ کے مقابلے میں مال کی کوئی پرواہ نہیں کرے گی۔

عورت کو مرد کی نسبت اپنے گھر سے زیادہ پیار ہوتا ہے لیکن وہ عورت جو اپنے گھر کی مالکہ بھی ہے اور اپنے گھر کو نہایت خوبصورت بنانے کے لئے کوشاں بھی رہتی ہے اس تمام بات کے باوجود جب اللہ کی آواز اس کے کان میں پڑے گی تو اپنا گھر بار چھوڑ دے گی اور وہاں پر جائے گی جہاں خدا اسے کہے گا کہ جاؤ اور میری خاطر جا کر وہاں تم کام کرو۔

اسلامی تعلیم کی بادشاہت کا قیام

پھر فرمایا کچھ منکر بھی ہیں، کچھ باغی بھی ہیں، کچھ فاسق بھی ہیں۔ انہیں بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا نے آسمانوں پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی دنیا کے حقیقی بادشاہ ہیں اور حقیقی بادشاہ بنیں گے اور خدا کی یہ تقدیر اس دنیا میں جلوہ گر ہوگی اور اسلام کی حسین اور پیاری اور پیار کرنے والی تعلیم کی بادشاہت دنیا میں قائم ہوگی۔ تم اپنے تنگ یا اپنے انکار کی وجہ سے آج انکار کر سکتے ہو اور انتظار میں پڑ جاؤ گے کہ وعدے تو عظیم کئے گئے ہیں دیکھیں وہ پورے بھی ہوتے ہیں یا نہیں اور اگر پورے ہوتے ہیں تو کس رنگ میں پورے ہوتے ہیں۔ وعدے پورے ہوں گے لیکن فاسق جو قریب تو آیا لیکن اس کی آنکھ نے اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن کو نہیں دیکھا، وہ ناکام بھی ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ سے گر بھی جائے گا۔

مسلمان عورت کی بلند شان

یہ تصویر ہے جو عورت کے محسنِ اعظم نے دنیا کے سامنے عورت کی پیش کی وہ اپنے فرائض کو ادا کرتی ہے لیکن باپ سے بھی زیادہ، بھائی سے بھی زیادہ، بیٹے سے بھی زیادہ اور اپنے خاوند سے بھی زیادہ، اللہ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرنے والی ہے اگر خدا تعالیٰ اس دنیا میں اسے مال کثیر دیتا ہے تو وہ سمجھتی ہے میرا امتحان ہو رہا ہے اور اللہ تعالیٰ یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ جو مال اس نے مجھے دے کر میرا امتحان لینا چاہا۔ آیا میں اس امتحان میں پاس ہوتی ہوں یا نہیں۔ اس ابتلاء میں پوری اترتی ہوں یا نہیں۔

مسلمان عورت کا جذبۂ جہاد

گھر سے اسے محبت ہے لیکن جب کسریٰ اور قیصر جیسی عظیم دنیوی حکومتیں اور سلطنتیں یہ منصوبہ بنا رہی تھیں کہ اسلام کو دنیا سے مٹا دیا جائے۔ اس وقت مسلمان عورت کے دل میں اپنے گھر کی محبت نہیں مچل رہی تھی، وہ گھر بار چھوڑ کر اپنے رشتہ داروں سے دور۔ اُس ماحول سے دور، اُس فضا سے دور جہاں اس نے پہلی سانس لیا اور پرورش پائی۔ سرحدوں پر پہنچ گئی۔ اکیلی نہیں پہنچی، بسا اوقات وہ اپنے بیٹوں کو لے کر گئی اور وہاں آگ میں انہیں جھونک دیا اور کہا خدا کی راہ میں شہید ہو جاؤ۔ تم سے زیادہ میں اپنے رب سے پیار کرنے والی ہوں۔ وہ اکیلی نہیں گئی۔ وہ اپنے خاوندوں کو ساتھ لے کر گئی اور ان کو کہا کہ میرا تمہارے ساتھ جو تعلق ہے اس سے کہیں زیادہ میرا گہرا تعلق میرے رب اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے جاؤ اور جنگ میں حصہ لو اور اگر وہاں شہید ہو جاؤ تو میری خوشی کا باعث ہو گے۔ وہ اپنے باپوں کو لے کر گئی، وہ اپنے بھائیوں کو لے کر گئی۔ وہ اپنے خاوندوں کو سرحدوں پر لے کر گئی، وہ اپنے بیٹوں کو لے کر گئی اور سب کو خدا کی راہ میں قربان کر دیا۔

عورت کی تصویر جو اسلام نے پیش کی

یہ افشاں ہے مسلمان عورت کی مانگ میں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لگائی۔ سب کچھ قربان کرنے کے بعد اس نے اپنے ہونٹوں پر الحمد للہ کی لپ سٹک لگائی اور اس کے ہونٹ ہر وقت خدا کی حمد میں ہی مصروف رہے۔ اس کے دل میں ماحول کی تاریکی کا کوئی گذر نہیں تھا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کی قدرتوں اور اس کی رحمتوں کو دیکھتی اور اپنے دل کو ان سے منور کرتی رہی۔ یہ مختلف پہلو ہمیں عورت کی اُس تصویر کے نظر آتے ہیں جو تصویر کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اس عظیم پیدائش یعنی عورت کی دنیا کے سامنے پیش کی۔

(باقی)

[1] حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی معروف نظم۔

[2] یعنی نظر وہ وقت ہیں جب زندہ گاڑی جاتی تھی (مرتب)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"جو جماعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میسر آئی تھی اور جس نے آپؐ کی قوت قدسیہ سے اثر پایا تھا۔ اس کے لئے قرآن شریف میں آیا ہے رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ اس کا سبب کیا ہے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کا نتیجہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجوہ فضیلت میں سے یہ بھی ایک وجہ ہے کہ آپ نے ایسی اعلیٰ درجہ کی جماعت تیار کی۔ میرا دعویٰ ہے کہ ایسی جماعت آدم سے لے کر آخر تک کسی کو نہیں ملی۔"

(الحکم ۱۰ر جنوری ۱۹۰۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عہدِ نبویؐ میں اقوامِ غیر سے عدیم النظیر حُسنِ سلوک

مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقفِ زندگی

(۲)

دنیا دار ایسے خدا ترسی اور انصاف کے نام پر بنا ہیں کہ کبھی کسی انسان یا قوم نے جس پر دوسروں نے عرصۂ حیات تنگ کر رکھا ہو اور طرح طرح کے مظالم کا تختۂ مشق اسے بنایا ہو اس قسم کی رواداری اور حسنِ سلوک کا عملی نمونہ دکھایا ہے جیسا کہ ہمارے مقدس آقا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چودہ سو سال قبل دکھایا تھا۔ تاریخ اسلام پر نگاہ ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ طائف ہی کا عبد یالیل وہ جس کے خاندان کے لوگوں نے حضورؐ کے طائف میں تشریف لے جانے پر حضور پُرنور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بے پناہ مظالم ڈھائے تھے۔ ایک موقع پر جب طائف کے باشندوں کا ایک وفد بیکسہ مدینہ منورہ میں حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار مقدس میں حاضر ہوتا ہے تو حضورؐ نہ صرف عبد یالیل سے بلکہ اسکے ساتھیوں سے بھی حد درجہ حسن سلوک اور انکا شفقت سے پیش آتے ہیں مہمان نوازی کے حقوق پوری طرح ادا فرماتے ہیں۔ جتنا عرصہ عبد یالیل اور اس کے ساتھی مدینہ منورہ میں قیام کرتے ہیں حضور تقریباً روزانہ ہی نماز عشاء کے بعد مکہ کی دکھ بھری داستانیں ان کے گوش گذار فرماتے ہیں۔ اور طائف کے مظالم کا ذکر تک نہیں فرماتے اللہ اللہ کتنا دل گردہ ہے کتنا عالی حوصلہ ہے ہمارے مقدس آقا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا۔

ابوسفیان وہ شخص تھا جو اسلام قبول کرنے سے قبل بدر۔ احد اور خندق وغیرہ کے معرکوں میں مشرکین مکہ کی طرف سے کفر کے لشکروں کا گویا سپہ سالار تھا اور یہی وہ شخص تھا جس نے بہت سے معصوم اور بے گناہ مسلمانوں کو جام شہادت نوش کرایا تھا اور متعدد بار سید الانبیاء حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کی سکیمیں بنائی تھیں اور جس نے شب و روز اسلام اور اس کے فدائیوں کو ان کے پاک مشن اور مقاصد میں ناکام بنانے کی سرتوڑ کوششیں کی تھیں جب ایسا انسان مکہ مکرمہ کی فتح سے قبل حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ دربار نبوی میں حاضر ہوتا ہے اور اپنے گذشتہ گناہوں کی معافی کرتا ہے تو سید العرب والعجم حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بلا کسی عذر کے ازراہ کرم ابوسفیان کو معاف فرما دیتے ہیں اسی پر ہی اکتفا نہیں ایک عظیم فتح کے موقعہ پر آپ اسے یہاں تک نوازتے ہیں کہ فرمایا

من دخل دار ابی سفیان کان آمنا

کہ جو ابوسفیان کے گھر میں پناہ گزین ہوگا اسے بھی امن دیا جائے گا۔ دیکھا غلامی میں داخل ہونے کے بعد کیا رتبہ اور عالی مقام نصیب ہوا ہے؟

ہر بات بے نظیر ہے ہر کام بے مثال
گلدستۂ کمال ہیں حضرت رسول پاکؐ

اس دور آخر میں ہم دیکھتے ہیں کہ ملکی ہوس اور دنیوی طمع کا انسان حد درجہ متمنی نظر آتا ہے اور ایک ملک دوسرے ملک کی املاک پر قابض ہونے کے لئے کس قدر جد و جہد میں منہمک ہے یہاں تک کہ قومیں عہد و پیمان کا بھی پاس نہیں رکھتیں اور مخالف طاقت کو ختم کرنے کے لئے ایڑی چوٹی تک کا زور لگانا ملکی مفاد کے پیش نظر ضروری خیال کرتی ہیں اور انہیں اس امر کا قطعاً احساس نہیں ہوتا کہ عدل و انصاف کیا تقاضا ہے برعکس اسکے جب ہم چودہ صد سال قبل کے حالات پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضور کے مقدس صحابہؓ نے کفار سے جو جنگیں لڑیں ان میں عدل و انصاف کو اپنے ہاتھ سے نہ جانے دیا اور ہر آن ان کے پیش نظر دوسروں کے حقوق رہے

اسلام کی ابتدائی مدافعانہ جنگوں کو دشمن انسان بنظر اعتراض دیکھتے اور حقائق سے آنکھیں بند کرتے ہوئے بول گویا ہیں کہ مسلمانوں نے اقوام غیر پر انتہائی ظلم و ستم روا رکھا اور دوسروں کے حقوق تلف کئے ہیں مگر یہ نادان دشمن نہیں سوچتے کہ بانی اسلام حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے ماننے والوں نے کفار کے مقابل پر کسی وقت بھی جارحانہ قدم نہیں اٹھایا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضورؐ کے صحابہ کرامؓ نے تو اس وقت میدانِ کارزار میں قدم رکھا جب کہ کفارِ عرب نے ان پر بے پناہ مظالم ڈھانے میں حد کر دی تھی چنانچہ پہلی بار جو جہاد کے بارہ میں اذن الٰہی ہوا وہ قرآنی الفاظ میں یہ تھا۔

اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ
بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ
اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ
لَقَدِیْرُ نِ الَّذِیْنَ
اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ
بِغَیْرِ حَقٍّ۔

یعنی مسلمانوں کو ان لوگوں سے جنگ کی اجازت دی جاتی ہے جو ان سے جنگ کرتے ہیں کیونکہ ان پر ظلم و ستم کیا گیا ہے خدا تعالیٰ (مسلمانوں کی) تائید و نصرت کرنے پر قادر ہے (مسلمانوں پر یہاں تک ظلم ہوا کہ) کہ وہ اپنے گھروں سے مظلومی کی حالت میں نکالے گئے۔

یہ تھا وہ اذن جہاد جس کو پا کر خدا تعالیٰ کا جری رسول اور اس کے پاک صحابہ اپنے حریف کے مقابل میدانِ مقابلہ میں نکلے اور مختلف معرکوں میں مسلمانوں نے ایثار و قربانی کے وہ جوہر اور نظارے دکھائے کہ ابدالآباد تک تاریخ کے اوراق میں عہد نبوی کے مسلمانوں کے کارنامے درخشندہ رہیں گے۔ جہاں دشمنانِ اسلام مختلف مواقع پر عہد و پیمان کو توڑتے اور بے اصولیوں کو بروئے کار لاتے رہے وہاں قرون اولیٰ بالخصوص عہد رسالت کے مسلمانوں نے خدا کی ارشادات اور فرامین رسولؐ کو ہمیشہ مدنظر رکھا اور کسی وقت بھی ان کی خلاف ورزی نہ کی۔ چنانچہ علاوہ دیگر احکام خداوندی کے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بھی تلقین کی گئی تھی کہ

لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ
عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا
ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی۔

یعنی اے مسلمانو یہ نہ ہو کہ کسی قوم کی عداوت تمہیں اس امر پر برانگیختہ کر دے کہ تم اس کے ساتھ عدل و انصاف نہ کرو بلکہ چاہیئے کہ ہر حالت میں تم انصاف سے کام لو کیونکہ عدل یقیناً تقوےٰ اور پرہیزگاری کے قریب ہے۔

(باقی)

آنحضرتؐ کی مخالفت میں تمام تدابیر عمل میں لائی گئی تھیں

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کیسا اکیلا کام تھا اسوقت سے جب سے کہا کہ میں ایک کام کرنے کے لئے آیا ہوں جب تک یہ نہ سن لیا کہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ آپ دنیا سے نہ اُٹھے۔ جیسے یہ دعویٰ کیا تھا کہ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا اس دعوے کے مناسب حال یہ ضروری تھا کہ کل دنیا کے مکر و مکائد متفق طور پر آپؐ کی مخالفت میں کئے جاتے آپ نے کس حوصلے اور دلیری کے ساتھ مخالفوں کو مخاطب کر کے کہا کہ فَکِیْدُوْنِیْ جَمِیْعًا یعنی کوئی دقیقہ مکر کا باقی نہ رکھو۔ سارے فریب مکر استعمال کرو۔ قتل کے منصوبے کرو۔ اخراج اور قید کی تدبیریں کرو مگر یاد رکھو سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ آخری فتح میری ہے۔ تمہارے سارے منصوبے خاک میں مل جاویں گے۔ تمہاری ساری جماعتیں منتشر اور پراگندہ ہو جاویں گی اور پیٹھ دے نکلیں گی۔ جیسے وہ عظیم الشان دعوےٰ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا کسی نے نہیں کیا اور جیسے فَکِیْدُوْنِیْ جَمِیْعًا کہنے کی کسی کی ہمت نہ ہوئی۔ یہ بھی کسی کے منہ سے نہ نکلا سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ یہ الفاظ اسی منہ سے نکلے۔ جو اللہ تعالیٰ کے سائے کے نیچے الوہیت کی چادر میں لپٹا ہوا پڑا تھا

(الحکم ۲ جولائی ۱۹۰۲ء ص ۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معلم وقف جدید مقیم باندھی (نواب شاہ) ایک لمبے عرصہ سے نعمتِ اولاد سے محروم ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صالح اور خادم دین اولاد عطا فرمائے۔
(نصر اللہ خان ناصر مربی سلسلہ احمدیہ نواب شاہ)

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

کا

اجلاسِ عام برائے انتخاب ڈائریکٹرز

مورخہ یکم اپریل ۱۹۷۲ء بروز اتوار بوقت ۴½ بجے شام دفتر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ تمام حصہ داران سے شرکت کی درخواست ہے

ایجنڈا حسب ذیل ہوگا۔

۱۔ صدر پاکستان کے آرڈر بابت کمپنیز (مینجنگ ایجنسی و انتخاب ڈائریکٹرز) آرڈر ۱۹۷۲ء کے مطابق انتخاب عمل میں آئے گا۔

قاضی محمد نذیر
چیئرمین الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

اعلان نکاح

عزیز مبارک احمد عابد ایم اے ولد غلام قادر صاحب کا نکاح عزیزہ امۃ النور راشدہ بنت محمود احمد صاحب لودھی سے تین ہزار مہر پر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے ۲۷-۲-۷۲ کو مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔
احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت کرے
(محمد صدیق دارالرحمت شرقی۔ ربوہ)

یک روزہ اجتماع خدام و اطفال مجلس خدام الاحمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور

مورخہ ۲۳ صلح (جنوری) ۱۳۵۱ ہش بروز اتوار مجلس خدام الاحمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور کا یک روزہ اجتماع منعقد ہوا۔ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اس اجتماع کا افتتاح فرمایا۔

اجتماع کا پروگرام متعدد علمی اور ورزشی مقابلوں پر مشتمل تھا۔ خدام اور اطفال کے علمی اور ورزشی مقابلے الگ الگ منعقد ہوئے۔ محترم صدر صاحب کی زیر صدارت مجلس عاملہ ماڈل ٹاؤن کا اجلاس بھی ہوا۔ اختتامی اجلاس میں محترم صدر صاحب نے علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والی ٹیموں اور اوّل دوم سوم آنے والے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم فرمائے۔ تقسیم انعامات کے بعد عہد دہرایا گیا اور دعا کے ساتھ یہ اجتماع پانچ بجے شام اختتام پذیر ہوا۔ اجتماع کے پروگرام میں ۱۶۰ خدام اور ۷۰ اطفال شامل ہوئے۔ موسم کی خرابی کے باوجود انصار بزرگوں نے بھی کثیر تعداد میں شرکت فرمائی (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خوش حالی ایک آزاد قوم کا حق ہے

آپ اور آپ کے اہل و عیال کی آزادی برقرار ہے جب تک کہ پاکستان کا دفاع مضبوط ہے۔
یاد رکھیئے ہر ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ جس میں آپ اپنی بچائی ہوئی رقم لگاتے ہیں آپ کی مسلح افواج کو مضبوط تر کرتا ہے اور آپ کے ملک کی خوش حالی کی ضمانت ہے۔

سرٹیفکیٹ میں لگائی ہوئی رقم اور دس فیصد سالانہ منافع دونوں پر ٹیکس بالکل معاف ہے۔ ضرورت کے وقت سرٹیفکیٹ بطورِ ضمانت بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔

بچت کیجئے — اپنے لئے، وطن کیلئے

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ

تمام بینکوں اور ڈاکخانوں پر دستیاب ہیں۔
جاری کردہ:- سنٹرل ڈائرکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد

CDNS-1/71-U sasa lahore

منی موٹرز گلبرگ لاہور

واکس ویگن ریپئر سروس فون ۸۱۴۴۲

تجربہ کار سٹاف

★ مظفر احمد مرزا: ٹیکنیکل ڈائریکٹر (آنریری) BSc Engg. AMIE (PAK) MSc. Engg (E.U.L)
★ منوّر کامران: DAE ورکس منیجر (چھ سال تجربہ واکس ویگن ورکشاپ، ایکس ورکس منیجر جی ٹی ایس راولپنڈی)
★ محمد سلیم فورمین آٹھ سال تجربہ واکس ویگن ورکشاپ) ★ مقبول احمد قریشی سینئر مکینک (۶ سال تجربہ واکس ویگن ورکشاپ)
★ محمد نواز مکینک (چار سال تجربہ واکس ویگن ورکشاپ) ★ رشید احمد مکینک (۵ سال تجربہ واکس ویگن ورکشاپ)
★ بابر احمد، محمد اکرم، خورشید احمد، محمد امین، سعید احمد، محمد سردار، جونیئر آٹو ٹیکنیشنز ★ محمد اشرف ڈینٹر، سلیم احمد پینٹر (۶ سال تجربہ)

درخواستِ دعا

خاکسار کی والدہ صاحبہ ایک ہفتہ سے علیل ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔
(محمد نصر اللہ ناصر انسپکٹر بیت المال۔ ربوہ)

۲۔ خاکسار کی ہمشیرہ بیمار ہیں نیز میرے والد صاحب کے بعض مقدمات ہیں۔ احباب ہماری کامل صحت یابی اور والد صاحب کی مقدمات میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔
(سید ابراہیم دارالضیافت ربوہ)

۳۔ مکرم برادرم مولوی محمود احمد صاحب منیب

تمام مجالس خدام الاحمدیہ ماہِ امان (مارچ) کا چندہ ۲۰ تاریخ سے پہلے مرکز کو ارسال فرماویں (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا میں اخلاقی برتری کے ہوتے ہوئے کبھی کوئی قوم غلام نہیں ہو سکتی

غلام وہی قوم ہوتی ہے جو اخلاق میں پست ذہنیت کی مالک ہو

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"دنیا میں اخلاقی برتری کے ہوتے ہوئے کبھی کوئی قوم غلام نہیں ہو سکتی۔ غلام وہی قوم ہوگی جو اخلاق میں بھی پست ہوگی۔ ہمارے ملک میں عام طور پر انگریزوں کو برا سمجھا جاتا ہے لیکن اگر ان بعض خیالات اور افکار کو مستثنیٰ کر کے جن میں ہمارا اور ان کا اختلاف ہے اور جن میں ہم انہیں غلطی پر سمجھتے ہیں عملی رنگ میں ان کو دیکھا جائے تو ایک ہندوستانی اور انگریز میں زمین و آسمان کا فرق نظر آتا ہے ایک انگریز کی کوشش۔ اس کی جدوجہد۔ اس کی قربانی اور اس کا ایثار اتنا نمایاں ہوتا ہے کہ ایک ہندوستانی کی جدوجہد کی اس سے کوئی نسبت ہی نہیں ہوتی۔ وہ یورپ سے چلتے اور ہندوستان میں آکر سالہا سال تک تبلیغ کرتے ہیں۔ بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ یہ پادری کیا ہیں انگریزوں نے انہیں اپنے سیاسی غلبہ کے حصول کا ایک ذریعہ بنایا ہوا ہے۔ پھر اگر ان کی تبلیغ کا ذکر آئے تو وہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ اجی ان کی تبلیغ اپنے فائدہ کے لئے ہے مگر سوال یہ ہے کہ وہ اپنے فائدہ کے لئے جو قربانیاں کرتے ہیں کیا اس قسم کی قربانیاں ایک ہندوستانی نہیں کر سکتا؟ وہ چالیس چالیس، پچاس پچاس بلکہ ساٹھ ساٹھ سال تک ہندوستان میں رہتے ہیں۔ یہیں بوڑھے ہوتے اور یہیں مر جاتے ہیں۔ اور واپس جانے کا نام تک نہیں لیتے۔ مگر ایک ہندوستانی یا تو آوارہ ہو کر گھر سے نکلے گا یا اگر آوارہ نہ ہوگا تو غیر ممالک میں جانے کے چند سال کے بعد ہی شور مچانا شروع کر دے گا کہ مجھے واپس بلوالو۔ غرض یا تو وہ آوارہ ہو کر گھر سے نکلتا ہے اور اگر آوارہ ہو کر گھر سے نہیں نکلتا تو غیر ممالک میں ہمیشہ بے کل رہتا ہے اور واپسی کے لئے کوشش کرتا رہتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں یورپین قومیں آوارہ ہو کر اپنے ممالک سے نہیں نکلتیں وہ کام کے لئے نکلتی ہیں اور پھر جب کسی دوسرے ملک میں اپنا کام شروع کر دیتی ہیں تو گھبراتی نہیں۔ اور جو تکلیف بھی انہیں برداشت کرنی پڑے اسے خوشی سے برداشت کرتی ہیں۔ مگر یہ نتیجہ ہے ان کی آزادی اور حریت کا اور ہمارے آدمیوں کی سستی اور غفلت نتیجہ ہے ان کی غلام ذہنیت کا اگر یہ ذہنیت مٹ جاتی اور وہ سمجھ لیتے کہ ترقی کا صرف ایک ہی ذریعہ نہیں ہوتا بلکہ اور بیسیوں ذرائع خدا تعالیٰ نے مقرر کئے ہیں تو وہ سستی اور غفلت میں مبتلا ہونے کے بجائے جدوجہد کرتے اور ایثار و قربانی سے کام لیتے اور پھر دیکھتے کہ اس کے کیسے خوشگوار نتائج نکلتے ہیں۔ جیسے ہماری جماعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب ایک ایسا طبقہ پیدا ہو چکا ہے جو یہ آواز سنتے ہی کہ آؤ اور خدمت دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرو۔ نہایت خوشی اور بشاشت کے ساتھ اپنی زندگی وقف کر دیتا اور غیر ممالک میں نکل جاتا ہے چنانچہ بعض تو بغیر کسی خرچ کے غیر ممالک میں کام کر رہے ہیں اور نہایت اچھا نمونہ دکھا رہے ہیں۔"

(الفضل ۲۳ اپریل ۱۹۳۰ء)

خریداران الفرقان کیلئے اطلاع

ماہنامہ الفرقان فروری کا پرچہ خریداران کے نام باقاعدہ ڈاک بھیج دیا گیا تھا۔ اگر کسی دوست کو نہ ملا ہو تو وہ اطلاع دے کر طلب فرما سکتے ہیں اس نمبر میں حسب سابق اہم مضامین شذرات اور حاصل مطالعہ وغیرہ ہیں ایک خاص مقالہ آیت ویتلوہ شاہد منہ پر شائع ہوا ہے۔ جن احباب کا چندہ ختم ہے ان کے نام وی پی کیا گیا ہے۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

نائیجیریا میں دو اور اساتذہ پہنچ گئے

محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے جاری فرمودہ نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام کو مغربی افریقہ میں نمایاں ترقی عطا فرما رہا ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں آگے ہی آگے بڑھ رہے ہیں۔ الحمد للہ۔

اس پروگرام کے تحت نائیجیریا میں ہمارے دو اور اساتذہ مکرم محمد خالد صاحب گورائیہ ایم اے بی ایڈ اور ان کی اہلیہ محترمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ بی اے بی ایڈ جو مکرمی بابو عبد الغنی صاحب اینالوی مرحوم کی صاحبزادی اور پروفیسر عبد الرشید غنی صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ کی ہمشیرہ ہیں بفضل خدا خیریت سے پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ۔

یاد رہے کہ ان سے پہلے نائیجیریا میں ہمارے تین اساتذہ مصروف عمل ہیں۔ چار اساتذہ غانا میں اور دو اساتذہ گیمبیا میں نہایت عمدگی سے کام کر رہے ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمارا قدم آگے ہی آگے بڑھائے اور ارض بلالؓ جانے والے ہمارے تمام اساتذہ کو ہر آن اپنی امان میں رکھے اور امام وقت کے منشاء مبارک کے مطابق انہیں اپنے مفوضہ فرائض کما حقہ سرانجام دینے کی توفیق دے۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

دفتر بہشتی مقبرہ کا ٹیلیفون نمبر

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دفتر بہشتی مقبرہ کا ٹیلیفون نمبر ۵۲۰ ہے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ)

مارشل لاء ۱۴ اگست کو اٹھا لیا جائے گا

پیپلز پارٹی۔ نیپ اور جمعیت کے درمیان سمجھوتہ کا اعلان

راولپنڈی ۶ مارچ صدر ذوالفقار علی بھٹو نے ریڈیو پاکستان سے قوم کو خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ مارشل لاء ۱۴ اگست ۱۹۷۲ء کو اٹھا لیا جائے گا اور پاکستان میں اس تاریخ سے ہمیشہ کے لئے مارشل لاء اٹھ جائے گا صدر بھٹو نے آج پنجاب سندھ سرحد اور بلوچستان کی اکثریتی پارٹیوں پاکستان پیپلز پارٹی، نیشنل عوامی پارٹی، اور جمعیت العلماء اسلام کے درمیان اہم سیاسی امور پر طے پانے والے معاہدے کی تفصیلات بتائیں۔

صدر نے بتایا کہ معاہدے کے مطابق قومی اسمبلی کا اجلاس ۱۴ اپریل ۱۹۷۲ء کو منعقد ہوگا۔ ارکان کو اجلاس میں شرکت کے دعوت نامے ۲۳ مارچ کو دیئے جائیں گے صدر نے بتایا کہ قومی اسمبلی کے اس اجلاس میں حکومت پر اعتماد کا ووٹ لیا جائے گا اور ملک کا عبوری آئین بھی پیش کیا جائے گا۔ جس پر بحث کے لئے صرف تین دن کی مہلت ہوگی۔ اس بحث میں قومی اسمبلی میں پارٹی لیڈر ہی حصہ لیں گے۔ صدر بھٹو نے اعلان کیا کہ چاروں صوبوں کی اسمبلیوں کا اجلاس ۲۱ اپریل ۱۹۷۲ء کو طلب کر لیا گیا ہے قبل ازیں صوبائی اسمبلیوں کے اجلاس کے انعقاد کے لئے ۲۳ مارچ کی تاریخ مقرر کی گئی تھی۔ صدر نے اعلان کیا کہ سیاسی اور آئینی مسائل کے بارے میں صوبہ سرحد اور بلوچستان کی اکثریتی جماعتوں نیپ اور جمعیت علماء اسلام کے درمیان سمجھوتہ ہو گیا ہے چاروں صوبوں کی پارٹیوں نے اس بات سے اتفاق کیا ہے کہ جب تک عبوری آئین نہیں بن جاتا اس وقت تک مارشل لاء برقرار رکھا جائے صدر نے کہا آئین کی تشکیل کے بارے میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ۱۴ اپریل کو قومی اسمبلی کے اجلاس میں عبوری آئین کی تشکیل کے لئے اسمبلی کی ایک کمیٹی قائم کر دی جائے گی قومی اسمبلی کی آئین ساز کمیٹی یکم اگست تک عبوری آئین کا مسودہ پیش کرے گی ۱۴ اگست کو قومی اسمبلی کے دوسرے اجلاس میں عبوری آئین کی توثیق کر دی جائے گی عبوری آئین کے نفاذ کے بعد مارشل لاء اٹھا لیا جائے گا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

لازمی چندہ جات (چندہ عام حصہ آمد چندہ جلسہ سالانہ) کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیے — ناظم بیت المال آمد